تھا۔ وہ بے باک اور دبنگ مقرر تھے۔ پبلک اجتماع ہو یا خصوصی محفل، کارکنوں کا اجلاس ہو یا اعلیٰ سطح کی شورائی میٹنگ، ہر جگہ وہ دوٹوک اور بے لچک بات کرتے تھے۔ غیر ضروری مصلحتوں کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کرتے تھے اور جہاں ضرورت محسوس کرتے تھے، ڈٹ جاتے تھے۔ وہ قید وبند کی صعوبتوں سے کئی بار دوچار ہوئے، مگر ہر آزمائش سے سرخرو نکلے۔

والد محترم حضرت مولانا سرفراز خان صفدر اور عم مکرم حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی کے ساتھ ان کا ہمیشہ قریبی تعلق رہا۔ مسلکی، جماعتی اور تعلیمی معاملات میں مشاورت وتعاون کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ تینوں فضلاے دیوبند تھے اور تینوں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد تھے۔ اس نسبت کا رابطہ الگ سے لطف دیتا تھا۔ میری ہمیشہ ان سے نیاز مندی رہی ہے اور میں نے ان سے نہ صرف بہت سے معاملات میں استفادہ کیا ہے بلکہ راہ نمائی بھی لی ہے۔ آج اس روایت ومزاج کے حضرات کم سے کم تر ہوتے جا رہے ہیں اور میں ذاتی طور پر اب زیادہ تنہائی محسوس کرنے لگا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات قبول فرمائیں، سیئات سے درگزر فرمائیں، جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ سے نوازیں اور ان کے فرزندوں اور اہل خاندان کو ان کی حسنات کا سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق دیں۔ آمین یا رب العالمین۔

مولانا شمس الحق مشتاقؒ کی وفات

گزشتہ دنوں اچھڑیاں، ضلع مانسہرہ سے تعلق رکھنے والے ہمارے عزیز اور ساتھی مولانا شمس الحق مشتاق کا بھی انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا شمس الحق مشتاق کے ایک بھائی مولانا قاری اسرار الحق بھی گزشتہ عید الفطر کو اچھڑیاں میں نماز عید کا خطبہ دیتے ہوئے وفات پا گئے تھے۔ ان کے والد محترم مولانا محمد معینؒ اچھڑیاں کے خطیب تھے اور جمعیت علماء اسلام کے متحرک راہ نماؤں میں سے تھے۔ مولانا شمس الحق مشتاق نے جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں تعلیم پائی اور پھر کراچی کو اپنی جماعتی اور دینی سرگرمیوں کی جولان گاہ بنا لیا۔ کچھ عرصہ پہلے تک وہ کراچی میں جمعیت علماء اسلام کے سرگرم حضرات میں شمار ہوتے تھے۔ چند سال قبل برطانیہ چلے گئے جہاں وہ برمنگھم کی ایک مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ جماعتی سرگرمیاں وہاں بھی ان کے ساتھ رہیں، جمعیت علماء برطانیہ میں متحرک رہے اور اس میں اپنا ایک گروپ تشکیل دے کر اس کی امارت کے منصب پر فائز تھے۔

گزشتہ سال میری برطانیہ حاضری کے موقع پر انھوں نے اپنے سفر فلسطین کی تفصیلی روداد سنائی کہ جب غزہ کا محاصرہ کیا گیا اور اسرائیل نے اس مظلوم شہر کا رابطہ پوری دنیا سے منقطع کر دیا تو برطانیہ سے علماے کرام اور سماجی کارکنوں کا ایک بھرپور قافلہ امدادی سامان لے کر بذریعہ سڑک فلسطین پہنچا اور غزہ میں محصور فلسطینی بھائیوں کی امداد کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ یک جہتی کا اظہار بھی کیا۔ اس قافلہ کے راہ نماؤں میں مولانا شمس الحق مشتاق بھی تھے۔ انھوں نے اپنے سفر کی خاصی تفصیلات بیان کیں جن کے میں نے نوٹس بھی لیے۔ خیال تھا کہ یہ ساری روداد قارئین کو بتاؤں گا مگر وہ نوٹس کہیں ادھر ادھر ہو گئے اور میرے ذہن سے بھی بات نکل گئی۔

مولانا مشتاق کچھ دنوں سے بیمار تھے۔ چند دن کراچی میں علاج ہوتا رہا، پھر اسلام آباد آ گئے اور ۱۲/۱۳ مارچ کی درمیانی شب کو ان کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائیں، سیئات سے درگزر فرمائیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں۔ آمین یا رب العالمین۔